OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

پانی کی آلودگی اور ضیاع: اسباب، اثرات، اور سیرت طیبہ کی روشنی میں اس کا حل

Understanding Water Pollution and Waste: Causes, Effects, and Remedies Through the Lens of the Seerah

Dr. Saeed Ahmad Saeedi
Associate Professor, Institute of Islamic Studies, Punjab University, Lahore
Shahid Ali
Research Associate, Al-Adrak Research Center, Lahore

Abstract

Allah Almighty sent the Prophet (PBUH) with the Holy Quran, which guides us on how to solve problems at individual, social, national, and international levels. The Prophet (PBUH) is the epitome of guidance provided in the book of Allah. Therefore, the Ummah has preserved all aspects of the prophetic life in a collection called Fiqh al Sirah, so that we may overcome the hurdles and complications in our lives. Whenever ummah feels any hurdle in the way of social life, they seek guidance from the books written on the matter of Fiqh al Seerah. Water is a fundamental necessity of life that is bestowed upon us by Allah Almighty. The significance of water is not only emphasized in Islamic texts like the Quran, Hadith, and Fiqh but also in various scientific studies. However, in recent times, water pollution has become a major threat to human health and the environment. The contamination of natural water resources by various pollutants has led to severe consequences. To address this issue, it is crucial to understand the causes and impacts of water pollution. Some of the major causes of water pollution include

industrial waste, domestic waste, and agricultural practices. To combat this issue, it is essential to adopt sustainable practices that reduce water pollution. This article aims to provide an in-depth analysis of the causes, impacts, and possible solutions to water pollution. The significance of this article is that it provides a comprehensive solution to the problem of water pollution, based on an in-depth analysis of the Islamic perspective extracted from Qyran, Seerah and Fiqh on environmental conservation.

Key words: Contaminated water, water wastage, health, effects, remediation

تمہید

اللہ تعالی نے اس کائنات کو بنایا اور پھر اسے خوب سجانے کے بعد انسان کیلئے مسخر کر دیا۔ سطح زمین کی نعمتیں ہوں آسمان سے برستی ہوئی رحمتیں ہوں یا زیر زمین پوشیدہ خزانے ہوں، اللہ تعالی نے انسان کو ان سب سے مالا مال کیا ہے۔ زمین کی پہنائیوں میں چھپی ہوئیں اللہ تعالی کی نعمتوں یعنی قدرتی وسائل (**Natural Resources**) کی اہمیت اس بات سے بھی واضح ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اطلبو الرّزق في خبايا الأرض۔[1] زمین کے پوشیدہ خزانوں میں اپنی روزی تلاش کرو۔ انسان کو چاہیے کہ ان تمام وسائل سے استفادہ کرے۔ کیونکہ ان وسائل کا بے محل، غلط استعمال اور ان سے کماحقہ استفادہ نہ کرنا بھی ان نعمتوں کی ناشکری ہے۔ مزید یہ بات بھی زیر غور رہنی چاہئے کہ اللہ تعالی نے اپنی ان نعمتوں اور قدرتی وسائل میں توازن کو برقرار رکھا ہے۔ اللہ تعالی نے خود ارشاد فرمایا: اِنَّا كُلَّ شَیۡءٍ خَلَقۡنٰهُ بِقَدَرٍ[2] بے شک ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی۔ موضوع کی مناسبت سے اس کی مثال دیکھی جائے تو ایک حصہ خشکی اور تین حصے پانی ہے اور اس میں بھی صرف تین فیصد پانی قابل استعمال ہے۔ قدرتی وسائل میں انسان کی بے جا مداخلت عدم توازن اور آلودگی کا باعث بنتی ہے۔ جب کائنات انسان کے لیے مسخر کر دی گئی ہے تو انسان کو بھی چاہئے کہ خلیفہ و نائب ہونے کی حیثیت سے توازن برقرار رکھے۔ انسانی زندگی کی بقاء اور استحکام کیلئے دیگر قدرتی وسائل کی نسبت جن وسائل کی سب سے زیادہ ضرورت ہے، وہ ہوا اور پانی ہیں۔ پانی کھارا ہو یا میٹھا، دونوں کی اہمیت مسلم ہے۔ کیونکہ میٹھا پانی ہماری پیاس بجھانے اور دیگر ضروریات پورا کرنے کے کام آتا ہے۔ یہ پانی پودوں اور جانوروں کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جو ہماری سواری اور کھانے کے کام آتے ہیں۔ جبکہ سمندر کا کھارا پانی خشکی کی آلودگی اور آلائشوں کو جذب کرتا اور پھر **Evaporation** کے عمل کے ذریعے بادلوں کے برسنے کا سبب بنتا ہے۔ پانی مخلوقات کے لیے بہت بڑی نعمت اور انتہائی اہم ضرورت ہے، مگر گزرتے وقت کے ساتھ جہاں دنیا کو دیگر متعدد چیلنجز اور مسائل کا سامنا ہے ان میں پانی سے متعلقہ مسائل بھی سر فہرست ہیں، جیسا کہ پانی کی قلت، آلودگی، بڑھتی ہوئی طلب، کم ہوتے ذخائر اور بے دریغ استعمال اور پانی کے ضیاع جیسے عناوین کی طرف اہل فکر و دانش نے توجہ کی ہے۔ انہی مسائل کے ادراک اور ان کے مناسب حل کے لیے **1993**ء سے ہر **22** مارچ کو **World Water Day** منایا جا رہا ہے۔ جس کا بنیادی محرک یہ ہے کہ تقریبا **2.2** بلین لوگ بآسانی پانی کی رسائی سے محروم ہیں۔ ہر سال پانی سے متعلقہ کسی خاص موضوع کو اجاگر کر کے اس کی طرف لوگوں کی توجہ دلائی جاتی ہے۔ جیسا کہ **2023**ء میں اس کا عنوان **Accelerating Change** رکھا گیا تھا جبکہ آئندہ برس **2024**ء کیلئے **Leveraging Water for Peace** کا عنوان منتخب کیا گیا ہے۔[3] ان حقائق کے پیش نظر

یہ مقالہ لکھا گیا، چونکہ استعمال کے لحاظ سے پانی کا اہم مصرف گھریلو زندگی ہے۔ لہذا موضوع کی تحدید کر کے گھریلو استعمال کے تناظر میں معروضات پیش کی گئی ہیں۔ پانی سے جڑے مسائل چونکہ مختلف نوعیت کے ہیں جیسا کہ آبی وسائل کا تحفظ، آبی آلودگی، آبی قلت، مستعمل پانی کی تطہیر کا مسئلہ وغیرہ اور چونکہ پانی کے حصول کے ذرائع اور مصارف بھی مختلف ہیں، اس لئے اس کی جہات بھی تبدیل ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ سمندری پانی، آسمانی پانی، زیر زمین پانی، گلیشیئرز سے حاصل شدہ پانی اور نہری پانی وغیرہ۔ تو جس طرح یہ موضوع نہایت وسیع ہے۔ اہل فکر و دانش نے اس کی مختلف جہات پر کام کیا۔ پانی کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے قرآن و سنت سے مسائل کا حل پیش کیا۔ اس ضمن میں بہت اہم کام 2011ء میں اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کی طرف سے منعقدہ بیسویں سیمینار بعنوان ”آبی وسائل اور ان سے متعلق احکام“ میں اہل علم کی طرف سے پیش کردہ مقالات ہیں، جنہیں ایفا پبلیکیشنز نے کتابی شکل میں جمع کیا۔ یوں ہی اس ضمن میں ہمارے ہاں مختلف مجلات مثلاً ایکٹا اسلامیکا، التبیین، البصیرہ، العلم، افکار اور القمر کے علاوہ دیگر کئی مجلات اور ویب سائٹس پر اس عنوان پر آرٹیکلز لکھے گئے ہیں۔ تاہم خاص طور پر گھریلو استعمال کے پانی کے ضیاع اور آلودگی کی اسباب و اثرات اور سیرت طیبہ کی روشنی میں ان کے تدارک پر خامہ فرسائی کرنے کی ضرورت موجود تھی جس کیلئے اس عنوان پر یہ مقالہ لکھا جا رہا ہے۔

گھریلو پانی کے استعمال کی نوعیت

پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جس کا قرآن پاک میں ۶۳ مرتبہ ذکر کیا گیا اور اس کی مختلف صفات بھی بیان کی گئیں۔ کہیں اس کے مطہر، کہیں فرات، کہیں مبارک، کہیں ثجاج اور کہیں زمینی حیات کے باعث ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہر زندہ کی تخلیق پانی ہی سے ہوئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ4 اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان نہ لائیں گے؟ پانی انسان ہی نہیں بلکہ ہر جاندار کی بنیادی ضرورت ہے۔ جانداروں کی زندگی میں اس کی اہمیت اور ضرورت آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ سے بھی واضح ہوتی ہے۔ بطور مثال کچھ نصوص پیش کی جاتی ہیں:

الف۔ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا5

اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا پاک کرنے والا۔

ب۔ وَ یُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَ یُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ6

اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں اس سے ستھرا کر دے اور شیطان کی ناپاکی تم سے دور فرماوے۔

ج۔ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّ مِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ7

وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا اس سے تمہارا پینا ہے اور اس سے درخت ہیں جن سے تم چراتے ہو۔

کثیر احادیث میں طہارت کو مفتاح الصلوۃ قرار دیا گیا ہے۔ طہارت کا حصول چاہے وضو کے ذریعے ہو یا غسل کے، اس کا (بنیادی) ذریعہ پانی ہی ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: هو الطهور ماؤه۔8 اس کا پانی بذات خود پاک اور دوسرے کو پاک کرنے والا ہے۔

خوارک اور پینے کے پانی کی اہمیت اس حدیث سے واضح ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: إن أول ما يسأل العبد يوم القيامة من النعيم أن يقال له : ألم نصح جسمك ؟ ونروك من الماء البارد۔9 "بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے جن نعمتوں کے بارے پوچھا جائے گا وہ یہ کہا جائے گا کہ کیا ہم نے تمہارے جسم کو صحیح سلامت نہ رکھا تھا اور کیا ہم نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا تھا؟" پانی کی اسی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر دین اسلام میں اس سے متعلق متعدد احکام بیان کیے گئے، تاکہ لوگ اس عظیم نعمت کی قدر کریں، اس سے کماحقہ استفادہ کریں اور اس کے نامناسب اور

فضول استعمال سے اجتناب کریں۔ دیگر شعبہ ہائے زندگی سے قطع نظر پانی کے گھریلو استعمال کا جائزہ لیا جائے تو پانی درج ذیل مقاصد کیلئے استعمال ہوتا ہے:

- پانی حصول طہارت (وضو اور غسل) کے لیے لازمی ہے۔
- پانی مخلوقات کی پیاس بجھاتا ہے۔
- پانی کھانا پکانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- گھر کی صفائی ستھرائی کے لیے پانی استعمال کیا جاتا ہے۔
- پودوں اور باغبانی کے لیے پانی استعمال کیا جاتا ہے۔

پانی کے گھریلو استعمال کے مختلف احکام

پانی کا استعمال کبھی فرض جیسا کہ نماز کیلئے وضو میں، کبھی سنت جیسا کہ جمعہ، عیدین اور احرام وغیرہ کیلئے غسل کرنے میں، کبھی مستحب جیسا کہ وضو پر وضو کرنے میں، کبھی مباح جیسا کہ مناسب مقدار میں جائز ضروریات کیلئے پانی کا استعمال، کبھی مکروہ تنزیہی جیسا کہ جائز ضروریات کے لیے پانی کے استعمال میں اسراف کرنا، کبھی مکروہ تحریمی جیسا کہ وقف شدہ پانی میں اسراف کرنا اور کبھی حرام بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ پانی بہت کم ہو اور استعمال کر لینے کے بعد کسی دوسرے شخص کا پیاس سے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو تو پانی کا استعمال حرام ہو گا۔[10]

گھریلو استعمال کے پانی کے ضیاع کے اسباب اور صورتیں

دین اسلام کی ایک اہم خوبی اعتدال اور توازن ہے۔ یہ دین افراط و تفریط سے پاک ہے اور اعتدال کا یہ رویہ احکامِ شرعیہ میں ہر جگہ نظر آتا ہے۔ دیگر معاملاتِ زندگی کی طرح پانی کے استعمال میں بھی اسلام نے اسراف اور بخل دونوں سے منع کرتے ہوئے مناسب طریقے اور مناسب مقدار میں پانی استعمال کرنے کا حکم دیا ہے، جیسا کہ فقہاء کرام کے نزدیک اگر جسم کا ذرا سا حصہ بھی بھیگنے سے رہ جائے تو وضو نہ ہو گا اور بہت کم مقدار میں پانی خرچ کرنا کہ اعضاء مشکل سے بھیگیں تو یہ عمل مکروہ ہے۔۔ جبکہ دوسری طرف اسراف کی بھی سخت ممانعت ہے۔ ذیل میں اس پر بحث کی جا رہی ہے:

اسراف کی تعریف

ضرورت سے زائد خرچ کو اسراف اور بلا ضرورت استعمال کو تبذیر کہا جاتا ہے۔ اسراف کی اصطلاحی تعریف یوں کی جاتی ہے: ان الاسراف ھو الاستعمال فوق الحاجة الشرعية[11] "اسراف سے مراد حاجت شرعیہ سے زیادہ استعمال ہے۔" گھریلو استعمال کی صورتوں مثلاً وضو، غسل، کپڑے دھونا، کھانا پکانا اور صفائی ستھرائی وغیرہ میں اگر پانی معمول، معقول، مناسب اور مسنون مقدار سے زیادہ ہو تو یہ عمل اسراف اور تبذیر میں داخل ہونے کے سبب جائز نہیں۔ کیونکہ پانی میں اسراف سے دوسرے لوگوں کے حقوق بھی سلب ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ نظام کائنات کے توازن میں بھی خلل واقع ہوتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں حکم ہوا: كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا۔[12] کھاؤ، پیو اور حد سے نہ بڑھو۔ اور دوسری جگہ ضرورت سے زائد خرچ کرنے والوں کیلئے حکم ہوا۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ۔[13] بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ گھریلو اسراف کی چند درج ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں:

- وضو یا غسل کرتے ہوئے نل (شاور وغیرہ) کو تیز رفتار میں کھلا چھوڑ کر بے دریغ پانی بہانا۔
- منہ دھونے یا نہانے کے دوران صابن لگاتے وقت نل کھلا چھوڑے رکھنا۔
- مسواک یا ٹوتھ برش کرتے ہوئے نل کھلا رکھنا۔

- موسم سرما میں گرم اور موسم گرما میں ٹھنڈے پانی کے حصول کیلئے کافی دیر نل کھلا رکھنا۔
- پانی کی ٹینکی بھر جانے کے بعد بھی موٹر چلتی رہنے دینا۔
- نل کا تیز پانی چلا کر کپڑے، برتن یا صحن وغیرہ دھونا۔
- جانوروں کو پانی پلاتے ہوئے پانی کا بے تحاشا استعمال۔
- گھریلو سامان یا گاڑی وغیرہ دھوتے ہوئے پانی کا بے دریغ استعمال کرنا۔
- پودوں یا باغیچے کو پانی لگاتے ہوئے ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا۔
- بلا فصل وضو یا غسل دوبارہ کرنا۔

گھریلو استعمال کے پانی کی آلودگی کے اسباب اور صورتیں

رسول اللہ ﷺ جو دین لائے اور اپنی سیرت مبارکہ سے جس کا عملی مظاہرہ پیش کیا وہ دین، دین فطرت ہے۔ اس کے احکام میں فطرت کے اصولوں کا لحاظ نظر آتا ہے۔ جہاں طہارت کو نصف ایمان قرار دیا گیا اور پاکیزہ رہنے والوں کو اللہ کا محبوب قرار دیا گیا۔[14] وہاں انسان کو نظافت کا خیال رکھنے کا بھی حکم دیا گیا۔ وضو اور غسل کرتے ہوئے تین تین بار اعضاء پر پانی بہانا بھی نظافت کے حصول کیلئے ہے تاکہ انسان خوب صاف ستھرا ہو جائے۔ ایک جگہ اس کی تاکید کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ ، نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الكَرَمَ ، جَوَادٌ يُحِبُّ الجُودَ ، فَنَظِّفُوا15 "اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ وہ نظیف ہے اور ستھرائی کو پسند کرتا ہے۔ وہ جواد ہے اور سخاوت کو پسند کرتا ہے (لوگو!) تم پاک وصاف رہا کرو۔" جہاں اسلام نے طہارت اور نظافت کا حکم دیا۔ وہاں پر ناپاکی اور گندگی کا سبب بننے والے اعمال کا سدباب بھی فرمایا ہے۔ جسے ہم آئندہ صفحات میں پیش کریں گے۔ گھر میں استعمال ہونے والے پانی کے آلودہ ہونے کے کچھ اسباب اور عوامل درج ذیل ہیں:

- پانی کی ٹینکی یا برتن میں کسی آلودہ چیز کو شامل کرنا۔
- ہاتھ کے ساتھ آلودگی کا پانی میں شامل ہو جانا۔
- ناک کی ریزش یا تھوک وغیرہ کا پانی میں مل جانا۔
- پانی کے کسی ذخیرے کے قریب گندگی کا ڈھیر ہونے سے اس کے اثرات پانی میں شامل ہو جاتے ہیں۔
- غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے پانی کے ٹب وغیرہ میں نجاست کا مل جانا۔
- پانی کی نکاسی کا مناسب انتظام نہ ہونے کی صورت میں نجس اور مستعمل پانی کا صاف پانی میں شامل ہو جانا۔
- کوڑا کرکٹ کو بروقت ٹھکانے نہ لگانے سے پانی پر اثرات۔

آلودگی اور ضیاع کے اثرات اور نقصانات

گھریلو سطح پر پانی کے ضیاع اور آلودگی کے اثرات کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے کئی ممالک کی طرح پاکستان کو بھی کے مختلف مسائل کا سامنا ہے۔ یہاں بھی لوگوں کی بڑی تعداد کو صاف اور قابل استعمال پانی میسر نہیں ہے۔ اگر گھریلو پانی کے تحفظ اور مناسب طریقے سے استعمال کی کوشش نہ کی گئی تو آنے والے وقت میں یہ مسئلہ مذید سنگینی اختیار کر جائے گا۔ پانی کے بے دریغ استعمال اور اس کے ضیاع کی وجہ سے زیرزمین پانی کے ذخائر میں شدید کمی واقع ہو رہی ہے اور پانی کی سطح مزید نیچے ہوتی جارہی ہے۔ یوں ہی جب پانی کا بے دریغ استعمال کیا جاتا ہے اور گھروں کا پانی ندی نالوں سے ہو کر نہروں اور دریاؤں کے ذریعے سمندر میں جاملتا ہے جو کہ کھارا ہو جانے کے سبب قابل استعمال بھی نہیں رہتا اور سطح سمندر میں مزید اضافہ بھی کرتا جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سمندر کا پھیلاؤ بڑھتا جارہا ہے اور خشکی کی سطح کم ہوتی جارہی ہے۔ اگر گھریلو سطح پر پانی کی آلودگی کی بات کی جائے تو آلودہ پانی کی وجہ سے مختلف بیماریاں پیدا ہورہی ہیں۔ مثلاً ملیریا، معدے کے مسائل، گلے کے امراض، یرقان، پولیو، ٹی بی ،سانس کے مسائل اور کینسر جیسی بیماریاں بنیادی طور پر آلودہ پانی کا نتیجہ اور اثر ہیں۔ پانی کی آلودگی کے باعث ہزاروں بچے ہیضہ اور اسہال جیسے امراض کا شکار ہوتے ہیں۔ اسی طرح آلودہ پانی متعدد بیماریوں اور اموات کی وجہ بن رہا ہے۔

سیرتِ طیبہ کی روشنی میں گھریلو پانی کے ضیاع اور آلودگی کے تدارک کیلئے تعلیمات

رسول اللہ ﷺ نے اپنی سیرت اور فرامین سے دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح اس اہم مسئلہ میں بھی انسانیت کی کامل رہنمائی فرمائی ہے۔ اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

وضو میں پانی کا مناسب استعمال

رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں پانی کے بے جا استعمال کی ممانعت کے احکام تو اپنی جگہ واضح ہیں وضو کو اسلام کے اہم فرض نماز کیلئے مفتاح قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس میں بھی قصد اور اعتدال کو لازمی قرار دیا اور وضو کیلئے پانی کے بے دریغ استعمال کو ممنوع قرار دیا۔ جیسا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے وضو کا طریقہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اسے وضو کر کے دکھایا آپ ﷺ نے ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔ پھر وضو مکمل کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ[16] "یہی وضو کا طریقہ ہے جس نے اس پر اضافہ یا کمی کی اس نے برا کیا اور ظلم کیا۔" اس حدیث کی مختلف توجیہات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تین مرتبہ سے زیادہ بلا مقصد دھونا، پانی کا خرچ اور ضیاع ہے۔ لہذا اس کی مذمت کی گئی ہے۔ ایک اور جگہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِي الطهورِوَالدُّعَآءِ[17] "اس امت میں وہ قوم ہو گی جو وضو اور دعا میں حد سے تجاوز کیا کرے گی۔" اس کی شرح میں مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ وضو میں حد سے بڑھنا دو طرح ہو سکتا ہے: تعداد میں زیادتی اور عضو کی حد میں زیادتی[18]۔ اور یہ دونوں ہی ممنوع ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا وضو اور غسل

رسول اللہ ﷺ کا اپنا عمل مبارک یہ تھا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ[19] "رسول اللہ ﷺ ایک صاع سے لیکر پانچ مد تک کی مقدار پانی سے غسل فرمالیا کرتے۔ جبکہ ایک مد پانی سے آپ ﷺ وضو فرمالیا کرتے تھے۔" ایک صاع پانی 4 لیٹر اور 148 ملی لیٹر کے برابر ہے جبکہ ایک مد پانی 1 لیٹر اور 31 ملی لیٹر کے برابر ہے۔ کچھ روایات میں اس سے بھی کم مقدار مذکور ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کے اس پہلو سے واضح رہنمائی حاصل ہوتی ہے کہ جب وضو اور غسل کے دوران بھی پانی کے استعمال میں اس درجہ احتیاط ہے، تو دیگر مصارف میں پانی کو اعتدال سے خرچ کرنا کتنا ضروری ہو گا۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تھا: ماھذا السرف؟ (یہ کیسا اسراف ہے؟) حضرت سعد نے پوچھا أفی الوضوء اسراف؟ (کیا وضو میں بھی اسراف ہو سکتا ہے؟) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نعم وان کنت علی نھر جار۔ (جی ہاں! اگرچہ تم بہتی نہر پر ہو۔)[20]

بلا فصل وضو مکروہ

تقرب کی نیت سے وضو پر وضو کرنا باعث ثواب ہے، لیکن مطلقاً ایسا کرنا اجر کا باعث نہیں، بلکہ جب تک ایک مرتبہ وضو کرنے کے بعد کوئی عبادت نہ کی ہو اگرچہ مجلس تبدیل بھی ہوئی تو بھی نیا وضو کرنا اسراف میں داخل ہوتے ہوئے مکروہ ہے۔ اسی لئے کہا گیا الوضوء علی الوضوء مکروہ وان تبدل المجلس مالم یؤد صلوۃ او نحوھا[21]

شجر کاری کی تاکید

زیر زمین آبی ذخائر تیزی سے ختم ہو رہے ہیں۔ اس کا حل یہ ہے کہ زمین کو پانی واپس کیا جائے اور اسے آلودگی سے بھی محفوظ رکھا جائے۔ اس کا ایک اہم ذریعہ شجر کاری ہے۔ پودوں اور درختوں کے ذریعے پانی زمین کو واپس بھی ملتا ہے اور فلٹر بھی ہو جاتا ہے۔ جبکہ کارپٹ اور کنکریٹ کے فرش سے پانی سطح زمین پر ہی رک جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے شجر کاری پر خاص توجہ دلائی اور اس کی تاکید فرمائی۔ ارشاد فرمایا: ما من مسلم يغرس غرسا إلا كان ما أكل منه له صدقة وما سرق منه له صدقة وما أكل السبع منه فهو له صدقة وما أكلت الطير فهو له صدقة ولا يرزؤه أحد إلا كان له صدقة22 "اگر کوئی مسلمان باغبانی کرے اس سے کوئی بندہ کچھ چرا لے، کوئی درندہ کچھ کھالے یا کوئی پرندہ اسے کھالے تو اس شخص کی طرف سے صدقہ ہو جائے گا۔ اور اس میں گر کوئی شخص کچھ کمی کرتا ہے، تو وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہو گا" رسول اللہ ﷺ اس عمل کو پسند کرتے ہوئے اس قدر رواج دیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: من احيا ارضا ميتة فله فيها اجر23 جو بنجر زمین کو آباد کرے گا تو اس میں اس کے لیے اجر ہے۔ جبکہ دوسری طرف اس عمل کی مخالفت والوں کیلئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: من قطع سدرة صوب الله راسه فى النار24 "جو شخص (بلاضرورت) بیری کا درخت کاٹ دے گا اللہ تعالی اسے اوندھے منہ جہنم میں گرائے گا"

پانی میں بول و براز کی ممانعت

بول و براز چونکہ نجس اور گندگی کا بڑا سبب ہے۔ جو کسی بھی جگہ ٹھہرے ہوئے پانی کو ناپاک اور آلودہ بنانے کے ساتھ ساتھ کئی خطرناک امراض کا سبب بنتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے اپنے متعدد فرامین میں اس عمل سے سختی کے ساتھ منع کیا، جیسا کہ حدیث میں ہے: أنه نهى أن يبال في الماء الراكد25 رسول اللہ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ اسی مفہوم کی کئی اور احادیث بھی مذکور ہیں۔ بول و براز تو نجاست حقیقیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو نجاست حکمیہ کے بارے بھی فرمایا: لا يغتسل أحدكم في الماء الدائم وهو جنب26 کوئی جنبی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پانی کو نجس اور آلودہ کرنے والی ہر چیز اس حکم میں شامل ہے۔ ٹھہرے پانی کے بارے ہر دیکھنے والا احتیاط کا دامن تھام لیتا ہے اس میں قدرے بچاؤ کا پہلو ہوتا ہے۔ لیکن بہتا پانی ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے، جس سے کئی لوگ متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس میں نقصان کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس سے کئی طرح کے امراض لاحق ہو سکتے ہیں۔

نیند سے اٹھ کر برتن میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت

آلودگی اور ناپاکی سے بچاؤ اور تحفظ کیلئے رسول اللہ ﷺ نے بہت احتیاط اور تدابیر کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے اس قدر احتیاط اور تدبیر کو اپنایا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: إذا استيقظ أحدكم من نومه فلا يغمس يده في الإناء حتى يغسلها ثلاثا فإنه لا يدري أين باتت يده 27 "تم میں سے جن کوئی نیند سے بیدار ہو تو تین مرتبہ ہاتھ دھو لینے سے پہلے اسے برتن میں داخل نہ کرے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔"

برتن میں سانس لینے کی ممانعت

پانی یا کسی مشروب کے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے نجاست گرنے کا احتمال ہوتا ہے، کئی طرح کے جراثیم پانی میں مل جاتے ہیں اور یوں بھی انسان کی طبیعت اس سے متنفر ہوتی ہے۔ اسی لیے حدیث میں ہے: أن النبي ﷺ نهى أن يتنفس في الإناء28 رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے منع کیا۔

مشکیزے کو منہ لگانے کی ممانعت

سانس لینے کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے برتن کو براہ راست منہ لگا کر پانی پینے سے بھی منع کیا: جیسا کہ حدیث پاک ہے: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ29 رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے کو منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔

برتن ڈھانپنے کی تاکید

کھلے چھوڑے ہوئے برتن جو ڈھکے ہوئے نہ ہوں ان میں بھی نجاست گرنے کے سبب پانی آلودہ ہونے کا خدشہ ہوتا ہے یا ایسا ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی چیز گر کر اسے ناقابل استعمال بنا دے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غطوا الإناء وأوكوا السقاء وأغلقوا الباب وأطفئوا السراج فإن الشيطان لا يحل سقاء ولا يفتح بابا ولا يكشف إناء فإن لم يجد أحدكم إلا أن يعرض على إنائه عودا ويذكر اسم الله فليفعل فإن الفويسقة تضرم على أهل البيت بيتهم30 "برتنوں کو ڈھانک دیا کرو، مشکیزے کا منہ بند کر دیا کرو، دروازوں کو بھڑا دیا کرو اور چراغ کو بجھا دیا کرو۔ کیونکہ شیطان نہ تو مشکیزے کی گرہ کھولتا ہے، نہ بند دروازے کو کھولتا ہے اور نہ ہی برتن کو کھولتا ہے۔ اگر تم میں سے کسی شخص کو کچھ نہ ملے، سوائے اس کے کہ وہ اپنے برتن پر چوڑائی کے رخ ایک لکڑی ہی رکھ دے اور اللہ کا نام لے لے، تو وہ ایسا ہی کرلے۔ اس لیے کہ چوہا اہل خانہ کا گھر جلا دیتا ہے۔"

غسل خانے میں پیشاب کی ممانعت

غسل کرنے کی جگہ پر پیشاب کرنے سے وسوسے زیادہ آئیں گے، جس کی وجہ سے پانی زیادہ استعمال ہو گا، یوں جگہ بھی ناپاک ہو گی۔ لہذا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ قَالَ أَحْمَدُ: ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ31 "تم میں سے کوئی بھی غسل خانے (حمام) میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرے کیونکہ عام طور پر اس سے وساوس ہوتے ہیں۔"

گھریلو پانی کی آلودگی اور ضیاع سے بچاؤ کی تدابیر

گھریلو پانی کے استعمال کے حوالہ سے چند احتیاطوں کو پیش نظر رکھا جائے۔

- وضو یا غسل کے وقت پانی کسی ٹب وغیرہ میں ڈال کر استعمال کیا جائے تاکہ پانی ضائع نہ ہو اور کم مقدار سے کام نمٹ جائے۔
- گھریلو صفائی ستھرائی کیلئے پانی کسی بالٹی وغیرہ سے استعمال کیا جائے۔
- اگر نل سے وضو یا غسل کریں تو ضرورت کے وقت نل کھولا جائے اور بعد میں فوراً بند کر دیا جائے۔
- گرم یا ٹھنڈے پانی کے انتظار میں بہائے جانے والے پانی کو ایک برتن میں جمع کر کے کسی اور استعمال میں لایا جائے۔
- برتن مانجتے ہوئے نل بند رکھنا
- مستعمل پانی کو کسی برتن وغیرہ میں جمع کر کے پودوں کو دے دیا جائے یا کسی اور استعمال میں لایا جائے تاکہ اس وقت صاف اور تازہ پانی استعمال نہ ہو۔
- زمینی پانی کو ریچارج کیا جائے یعنی پانی زمین کو واپس کیا جائے۔
- مختلف طرح کے مستعمل پانی کو گٹر وغیرہ میں بہانے کی بجائے ریچارج کے عمل میں لا کر زیر زمین پانی کی سطح برقرار رکھی جائے۔

خلاصہ بحث

قدرتی وسائل کا تحفظ اور اس میں توازن قائم رکھنا خلیفہ ہونے کی حیثیت سے انسان کیلئے لازمی امر ہے۔ پانی اللہ تعالی کی ایک عظیم نعمت ہے جس کے بارے جوابدہی ہوگی۔ آج دنیا پانی کے مختلف طرح کے مسائل سے دوچار ہے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پانی کے ضیاع اور اسے آلودہ کرنے کی سخت ممانعت فرماتے ہوئے تمام ذرائع کا سدباب فرمایا جن سے پانی میں اسراف ہو یا پانی آلودہ ہو۔ پانی کی قدر جانتے ہوئے ہمیں ایسے امور سے بچنا چاہئے جو پانی کو ضائع یا آلودہ کریں۔ آلودہ پانی مختلف طرح کی بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ شجرکاری اور پانی کے ریچارج ہونے کے مختلف طریقوں کو اپناتے ہوئے زیرزمین پانی کا تحفظ کرنا چاہئے۔

سفارشات

- پانی کی اہمیت کو واضح کرنے کیلئے قومی و بین الاقوامی سطح پر مختلف سیمینارز کرکے آگاہی پھیلائی جائے۔
- رسائل، کتب، پمفلٹس وغیرہ کے زریعے عوام میں شعور پیدا کیا جائے۔
- پانی ضائع اور آلودہ کرنے والوں کے خلاف تادیبی کاروائی کی جائے۔
- صاحب ثروت لوگ غرباء کیلئے صاف پانی کا انتظام کریں۔
- علماء، خطباء، اساتذہ اور دانشور اپنے اپنے دائرہ کار یعنی محراب و منبر، تعلیم گاہوں اور تقاریر کے ذریعے لوگوں کی تربیت کریں۔
- والدین سیرت طیبہ کے ذریعے بچوں میں پانی کی اہمیت کے حوالہ سے شعور و آگاہی پیدا کریں۔

حوالاجات

[1] البیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، شعب الإیمان، (ریاض: مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع)، رقم: 1234

[2] القمر ۵۴:۴۹

[3] "World Water Day" United Nations-UN Water, accessed March 22, 2023, https://www.unwater.org/our-work/world-water-day

[4] الانبیاء ۲۱:۳۰

[5] الفرقان ۲۵:۴۸

[6] الانفال ۸:۱۱

[7] النحل ۱۶:۱۰

[8] محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی، مشکوۃ المصابیح، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، فصل اول، (بیروت: المکتب الاسلامی)، رقم الحدیث ۴۷۹

[9] الترمذی، محمد بن عیسی، السنن الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ التکاثر، (بیروت: دارالغرب الاسلامی)، رقم الحدیث ۳۳۵۸

[10] جدید فقہی تحقیقات، آبی وسائل اور ان سے متعلق شرعی احکام، اسلامک فقہ اکیڈمی، نئی دہلی: ایفا پبلیکیشنز، ط: فروری ۲۰۱۲ء، ص ۲۵

[11] الطحاوی، احمد بن محمد الحنفی، حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، (بولاق: المطبعۃ الکبری السامیریۃ)، ص ۵۳

[12] الاعراف ۷:۳۱

[13] بنی اسرائیل ۱۷:۲۷

[14] البقرہ ۲:۲۲۲
[15] الترمذی، السنن الترمذی، ابواب الادب، باب ماجاء فی النظافۃ، رقم الحدیث ۲۷۹۹
[16] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً، (بیروت: المکتبۃ العصریۃ)، رقم الحدیث ۱۳۵
[17] خطیب تبریزی، مشکوۃ المصابیح، رقم الحدیث ۴۱۸
[18] نعیمی، مفتی احمد یار خان، مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، (لاہور: حسن پبلیکیشنز)، ج ۱، ص ۲۷۲
[19] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الطہارۃ، باب الوضوء بالمد، (دار طوق النجاۃ)، رقم الحدیث ۲۰۱
[20] القزوینی، ابوعبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی القصد فی الوضوء، (دار الرسالۃ العالمیۃ)، رقم الحدیث ۴۲۵
[21] الدکتور وھبۃ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، (دمشق: دارالفکر)، ج ۱، ص ۲۱۲
[22] القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل الغرس والزرع، (بیروت: دارالجیل)، رقم الحدیث ۴۰۵۰
[23] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب المزارعۃ، باب من احیا ارضا مواتا، رقم الحدیث ۲۳۳۵
[24] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابوداؤد، ابواب السلام، باب فی قطع السدر، رقم الحدیث ۵۲۴۳
[25] القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب النھی عن البول فی الماء الراکد، رقم الحدیث ۶۸۱
[26] القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب النھی عن الاغتسال فی المیاء الراکد، رقم الحدیث ۶۸۴
[27] القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب کراھۃ غمس المتوضئ، رقم الحدیث ۶۶۵
[28] القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب کراھۃ التنفس فی نفس الإناء، رقم الحدیث ۵۴۰۴
[29] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابوداؤد، کتاب الاشربۃ، باب الشراب من فی السقاء، رقم الحدیث ۳۷۱۹
[30] القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب الأمر بتغطیۃ الإناء وإیکاء السقاء وإغلاق الأبواب، رقم الحدیث ۵۳۶۴
[31] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب فی البول فی المستحم، رقم الحدیث ۲۷